# سورة القلم

## آيات ١٧ - ٢٩

محمد اقبال

إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا
مُصْبِحِينَ ۙ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ
نَآئِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۙ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۙ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوا
عَلٰى حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صٰرِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۙ ﴿٢٣﴾ أَن لَّا
يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۙ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِينَ ﴿٢٥﴾
فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوٓا إِنَّا لَضَآلُّونَ ۙ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ
أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا
ظٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾

# حدیث

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ قَالَ
يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَکَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِکَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ

صحیح مسلم:جلد سوم:حدیث نمبر 2919

حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت آیا آپ ﷺ أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ پڑھ رہے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال اے ابن آدم تیرا کیا مال ہے تیرا مال تو صرف وہی ہے جو تو نے کھا لیا اور ختم کر لیا یا جو تو نے پہن لیا اور پرانا کر لیا یا جو تو نے صدقہ کیا پھر تو ختم ہو گیا۔

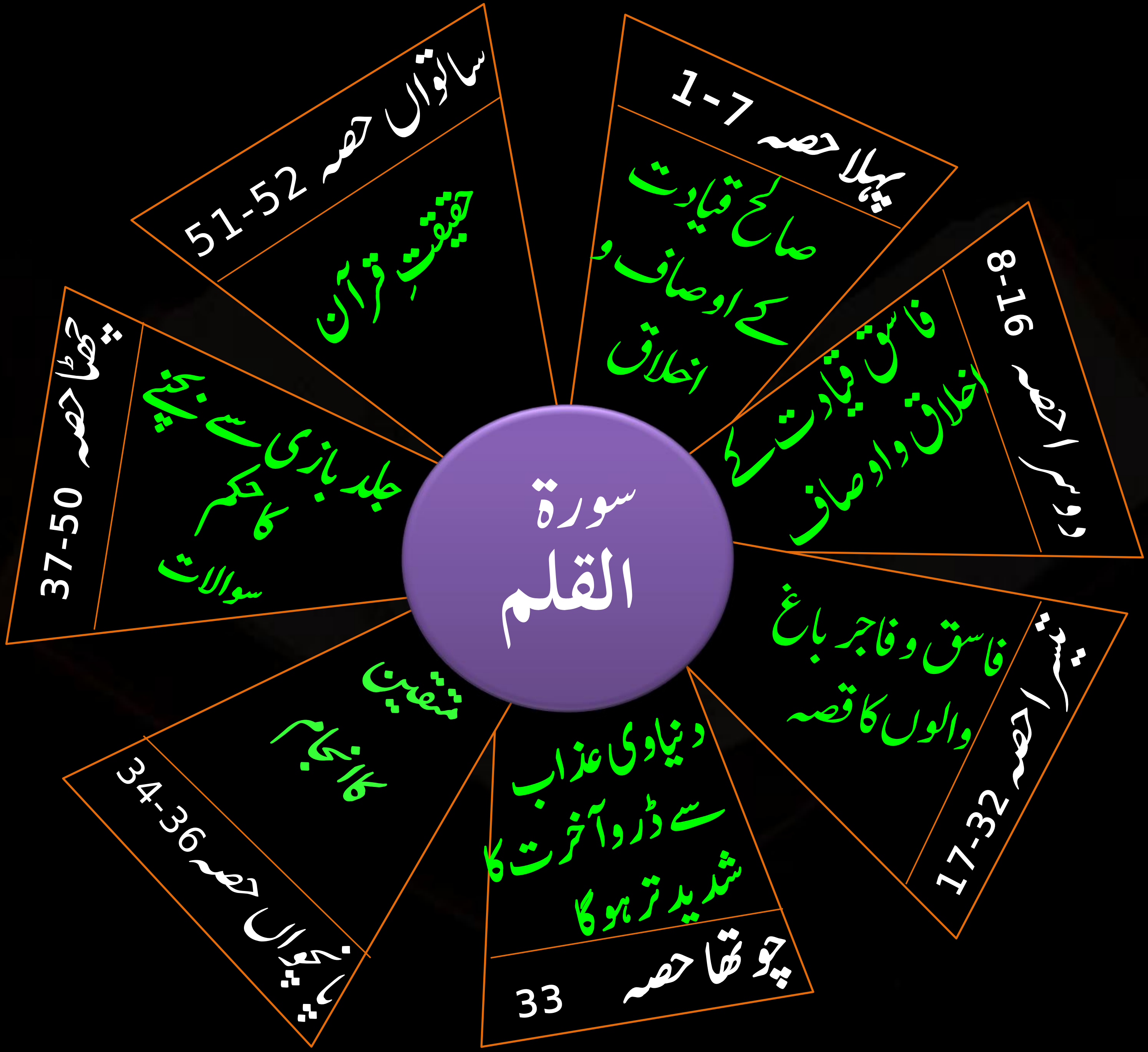
سورة
القلم
پہلا حصہ 1-7
صالح قیادت کے اوصاف و اخلاق
دوسرا حصہ 8-16
فاسق قیادت کے اخلاق و اوصاف
تیسرا حصہ 17-32
فاسق و فاجر باغ والوں کا قصہ
چوتھا حصہ 33
دنیاوی عذاب سے ڈرو آخرت کا شدید تر ہوگا
پانچواں حصہ 34-36
متقین کا انجام
چھٹا حصہ 37-50
جلد بازی سے بچنے کا حکم
سوالات
ساتواں حصہ 51-52
حقیقت قرآن

# اِنَّا بَلَوۡنٰهُمۡ كَمَا بَلَوۡنَاۤ اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ‌ ۚ

اِنَّا اِنَّ + نا - بیشک ہم نے

بَلَوْنٰهُمْ - آزمائش میں ڈالا ہے (ہم نے) ان کو

- مادہ ب ل و

بَلَىٰ يَبْلُوُ آزمائش کرنا

- بلاء: ایسی آزمائش جس میں سختی پائی جائے
- یہ آزمائش خیر و شر دونوں صورتوں میں ہو سکتی ہے
- اردو میں: بلاء (مصیبت)، بلا سے، ابتلاء، مبتلاء، بلائیں لینا

كَمَا بَلَوْنَآ - جیسے آزمائش میں ڈالا ہے ہم نے

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ - باغ والوں کو

اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ﴿۱۷﴾

اِذْ - جب

اَقْسَمُوْا - قسمیں کھائی تھی انہوں نے

أَقْسَمَ يُقْسِمُ ، إِقْسَامًا قسم کھانا (IV)

لَيَصْرِمُنَّهَا - ضرور ہم پھل توڑیں گے اس ( باغ ) کا

لام: تاکیدی - نون مشددہ: تاکیدی - يَصْرِمُ: فعل - هَا: ضمیر

- مادہ : ص ر م

صَرَمَ يَصْرِمُ کاٹنا ( فصل ) ، توڑنا ( پھل )

- صَارِم : توڑنے والا ، کاٹنے والا
- صَارِمِينَ : (جمع) توڑنے والے ، کاٹنے والے (آیت 22 میں)

إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۙ ﴿١٧﴾

مُصْبِحِيْنَ - صبح سویرے - صبح سویرے کو پالینے والے

- صُبْح : صبح سویرے Morning / dawn
- أَصْبَحَ يُصْبِحُ إِصْبَاحًا: صبح کرنا (IV)
- مُصْبِح : صبح کرنے والا - صبح کو پالینے والا (اسم فاعل)
- مُصْبِحِين: صبح کرنے والے - صبح کو پالینے والے
- اردو میں متعلقہ الفاظ: صبح، علی الصبح، صبح صادق، مصباح

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا
لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ ﴿۱۷﴾

ہم نے اِن (اہل مکہ) کو اُسی طرح آزمائش میں ڈالا ہے جس طرح
ایک باغ کے مالکوں کو آزمائش میں ڈالا تھا، جب اُنہوں نے قسم
کھائی کہ صبح سویرے ضرور اپنے باغ کے پھل توڑیں گے

**Verily We have tried them as We tried the People of the Garden, when they resolved to gather the fruits of the (garden) in the morning.**

محمد اقبال

إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ

## قریش کے سرداروں کے لیے ایک تمثیل

- قریش کو اپنی تجارت کی وسعت، اس سے حاصل ہونے والی دولت اور طائف میں ان کے پھیلے ہوئے باغات نے اس غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا تھا کہ ہماری یہ دولت و ثروت ہمارے برسرِ حق ہونے کی دلیل ہے
- اگر ہم غلط راستے پر ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں یہ خوشحالیاں نصیب نہ کرتا۔ اس پر مال و دولت کی کثرت نے ان کے اندر عُجب اور غرور پیدا کر دیا تھا - نتیجہ انکارِ حق
- یہاں بتایا جا رہا ہے جس اقتدار پر تم کو اس قدر غرور ہے اس کی بنیاد بالکل ریت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا چشم زدن میں اس کو خاک میں ملا دے گا
- باغ والوں کی کہانی تم جانتے ہو جنہیں دولت پہ ناز اور بھروسہ تھا انکے ساتھ کیا ہوا

وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ﴿۱۸﴾ اور وہ کوئی استثناء نہیں کر رہے تھے

وَلَا - اور نہ

ثناء کسی چیز کو دہرا کرنا، لپیٹنا

يَسۡتَثۡنُوۡنَ - اِستثناء کیا انہوں نے

باب اِسۡتَفۡعَال - (X)

- مادہ ث ن ي اِسْتَثْنَی يَسْتَثْنِي اِستثناء کرنا making exception
- کلام میں ایسا لفظ لانا جس سے کسی عام حکم کے ساتھ شرط لگائی جائے
- ایسے فقرے کے دو حصے - شرط/ تخصیص حصہ ثانی میں - اس سے استثناء
- اردو میں اس مادے سے کئی الفاظ :
- استثنا، مستثنیٰ، استثنائی، ثانی، ثناء، ثانوی، مثانی، (سبع المثانی)، مثنوی، مثنّٰی

وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ اور انہوں نے کوئی استثناء نہ کیا

- استثناء ( دو مفہوم - مفسرین کے نزدیک )

1. اِن شاء اللہ نہ کہا - (إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ نہ کہا )
2. صبح ہوتے ہی پھل اتار لیں گے اور پیداوار کاٹ لیں گے ساری کی ساری- حاجت مندوں کے لیئے کچھ نہ چھوڑیں گے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات ( انجیل میں ) — کہ جب تو اپنے باغ کے پھل توڑ تو سارے نہ توڑ بلکہ اسک کچھ حصہ مسکینوں غریبوں کے لیئے چھوڑ دے-

اسی کے پیشِ نظر انہوں نے قسم کھائی کہ سب اٹھا لیں گے کچھ نہ چھوڑیں گے

فَطَافَ عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ وَهُمۡ نَآئِمُوۡنَ ﴿١٩﴾

فَطَافَ - تو پھر گیا ( Then encompassed ) فاء سببية

○ مادہ : ط و ف

طَافَ يَطُوۡفُ: گھومنا، چکر یا پھیرا لگانا

○ طَآئِف: پھیرا یا چکر لگانے والا

○ طَوَّاف: شرعی لحاظ سے خانہ کعبہ کے گرد چکر لگانا

○ طُّوفَانَ :ایسی مصیبت جو انسان کو چاروں طرف سے گھیر لے

○ طَائِفَةٌ : انسانوں کا ایسا گروہ جو ایک مقصد کے گرد متحد ہو

○ اردو میں : طوفان، طواف، طوائف الملوکی (ہلچل، بد نظمی)

عَلَيۡهَا - اس (باغ) پر

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُونَ ﴿١٩﴾

طَآئِفٌ - ایک پھیری کرنے والا - ایک چکر لگانے والا

- مراد ہے ایک بگولہ، ایک آفت، twister/tornado

مِّن رَّبِّكَ - تیرے رب کی طرف سے

وَهُمْ - اور وہ (تھے)

نَآئِمُونَ - سونے والے | جب وہ سو رہے تھے

- مادہ : ن و م | نَامَ يَنَامُ، نَوْمًا سونا، اونگھنا

- نَائِمٌ: سونے والا

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾

تو پھر گئی اس باغ پر ایک آفت تیرے رب کی طرف سے جبکہ وہ سو رہے تھے۔

**Then there came on the (garden) a visitation ( calamity) from thy Lord, (which swept away) all around, while they were asleep.**

محمد اقبال

## تو پھر گئی اس باغ پر ایک آفت تیرے رب کی طرف سے جبکہ وہ سو رہے تھے

- تیرے رب کا ایک گھیر لینے والا عذاب ان کے باغ پہ پھر گیا
- وہ آفت کیا تھی – مفسرین کے بقول۔ وہ ایک آگ تھی جس نے سب کھڑی کھیتی کو جلا کر خاکستر کر دیا – بس مٹھی بھر سیاہ خاک باقی بچی

1. اس کے ناگہانی ہونے کی طرف اشارہ کہ وہ عذاب ایسے آیا کہ ان لوگوں کو اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا
2. دوسری حقیقت **من ربک** کی نسبت۔ اس عذاب نے چشم زدن میں وہ کرشمہ کر دکھایا کہ ان کا وہ ہرا بھرا باغ بے شان ہو کر رہ گیا اور اس حد تک کہ اس کے مالکوں کو اس کی جگہ تک پہنچنا مشکل ہو گیا

## تو پھر گئی اس باغ پر ایک آفت تیرے رب کی طرف سے جبکہ وہ سو رہے تھے

- تیرے رب کی طرف سے........
- نبی کریم ﷺ کو تسلی – یہ قریش کی بد کردار قیادت جو منصوبہ بندیاں کرتی پھرے- تیرے رب کے سامنے انکی کوئی حیثیت نہیں
- وہ دنیاکے بظاہر شاندار اسباب و عوامل کو زمین کی ایک ہلکی سی جنبش میں نیست و نابود کر سکتا ہے
- دنیا میں رونما ہونے والے واقعات، حادثات اور آفات کے اخلاقی اسباب کی طرف اشارہ- (قرآن کے مطابق دنیاکے عظیم ترین حادثات وآفات کے پیچھے یہی اخلاقی اسباب و علل کارفرما تھے)

جب انہوں نے فقراء کو کچھ نہ دینے کی قسم کھائی تو اللہ نے باغ کو بھسم کر دینے کا فیصلہ فرمادیا

## فَاَصۡبَحَتۡ كَالصَّرِيۡمِ ۙ‏ ﴿۲۰﴾

فَاَصۡبَحَتۡ - تو وہ ہوگیا (باغ) | فاء سببية | تا تانيث (مؤنث کی)

- أَصْبَحَ : ہونا (ایک حالت سے دوسری حالت کا ہو جانا)
- فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا
- تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہوگئے
- صبح بھی انہی معنوں میں : اندھیرے کی حالت سے روشنی کی حالت کا ہو جانا

كَالصَّرِيۡمِ - جیسے کٹی ہوئی فصل | ک: حرفِ تشبیہ

صَرَمَ يَصْرِمُ کاٹنا (فصل) | (آیت 17 میں)

فَاَصۡبَحَتۡ كَالصَّرِيۡمِ ۙ‏ ﴿۲۰﴾

اور اُس کا حال ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی فصل ہو۔

So the (garden) became, by the morning, like a dark and desolate spot, (whose fruit had been gathered).

محمد اقبال

## فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۙ ﴿٢١﴾

فَتَنَادَوْا - پھر پکارا انہوں نے ایک دوسرے کو

- نَادَی يُنَادِي آواز دینا، پکارنا ، مل کر بیٹھنا
- تَنَادَی ایک دوسرے کو پکارنا (VI) تَفَاعُل
- یوم التناد : پکار کا دن ( جس دن پکار مچے گی )
- اردو میں : نداء، منادی (اعلان)،ندوہ( مجلس، اجتماع ، علمی مجلس)

مُصْبِحِيْنَ - صبح سویرے ( صبح سویرے کو پا لینے والے ہوتے ہوئے )

پھر صبح ہوتے ہی وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے

أَنِ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾

أَنِ - کہ

اغْدُوا - چل پڑو صبح سویرے

○ غَدَا يَغْدُوْ ، غُدُوًّا صبح کو جانا

عَلٰى حَرْثِكُمْ - اپنی کھیتی کی طرف

○ حرث: کھیتی باڑی کیلیئے زمین تیار کرنا- کھیتی کے معنوں میں بھی

إِنْ كُنْتُمْ - اگر تم ہو

صٰرِمِيْنَ - پھل توڑنے والے (فصل کاٹنے والے)

اَنِ اغۡدُوۡا عَلٰی حَرۡثِکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰرِمِیۡنَ ﴿۲۲﴾

کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو سویرے سویرے اپنی کھیتی کی
طرف نکل چلو

**Saying: Go early to your tilth if you would cut (the produce)**

محمد اقبال

فَانۡطَلَقُوۡا وَ هُمۡ یَتَخَافَتُوۡنَ ۙ﴿۲۳﴾

فَانۡطَلَقُوۡا - پس وہ چل پڑے اِفْتِعَال

□ مادہ : ط ل ق

اِنْطَلَقَ (VII) : چل پڑنا، چھوڑنا، آزاد ہونا

□ اردو میں : طلاق، اطلاق، مطلق (غیر محدود) مطلق العنان

وَ ھُمۡ - اور وہ

یَتَخَافَتُوۡنَ - باہم سرگوشیاں کرتے ہوئے ( تفاعل VI )

□ مادہ : خ ف ت

تَخَافَتَ : چپکے چپکے آپس میں بات کہنا

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۙ ﴿٢٣﴾

پھر وہ باہم چپکے چپکے یہ کہتے ہوئے چلے

**So they departed, conversing in secret low tones, (saying)-**

محمد اقبال

اَنۡ لَّا يَدۡخُلَنَّهَا الۡيَوۡمَ عَلَيۡكُمۡ مِّسۡكِيۡنٌ ۙ ﴿۲۴﴾

اَنۡ لَّا - کہ نہ

يَدۡخُلَنَّهَا - داخل ہونے پائے ہرگز اس میں

- لَا يَدۡخُلَنَّهَا ۔ مضارع نفی تاکید Neg Emphatic clause

الۡيَوۡمَ - آج

عَلَيۡكُمۡ - تمہارے پاس

مِّسۡكِيۡنٌ - کوئی مسکین

(کوئی کا ترجمہ مِّسۡكِيۡنٌ نکرہ common noun ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے)

أَنۡ لَّا يَدۡخُلَنَّهَا الۡيَوۡمَ عَلَيۡكُمۡ مِّسۡكِيۡنٌ ۙ﴿۲۴﴾

کہ آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں نہ آنے پائے

"Let not a single indigent (needy) person break in upon you into the (garden) this day."

محمد اقبال

## وَّ غَدَوۡا عَلٰی حَرۡدٍ قٰدِرِیۡنَ ﴿۲۵﴾

**وَّ غَدَوۡا** - اور چل پڑے وہ صبح سویرے

- **غَدَا** : دوسرے دن پہلے پہر میں ( صبح ) کوئی کام کرنا
- **غُدُوٌّ** صبح کے وقت سفر کرنا

**عَلٰی حَرۡدٍ** - اس قصد (ارادہ ) کے ساتھ

- **حرداً** : قصد یا ارادہ کرنا

**قٰدِرِیۡنَ** - کہ وہ قادر ہیں ( پھل توڑنے پر )

وَّغَدَوۡا عَلٰى حَرۡدٍ قٰدِرِيۡنَ ﴿٢٥﴾

اور وہ سویرے ہی بڑے اہتمام سے پھل توڑنے کی
قدرت کا خیال کرکے چل پڑے

**And they opened the morning, strong in an (unjust) resolve**

فَلَمَّا رَاَوۡهَا قَالُوۡۤا اِنَّا لَضَآلُّوۡنَ ۙ﴿۲۶﴾

فَلَمَّا - پس جب

رَاَوۡهَا - انھوں نے اسے دیکھا ( باغ کو )

قَالُوۡۤا - تو کہنے لگے

اِنَّا اِنَّ + نا - یقینا ہم

لَضَآلُّوۡنَ - راستہ بھول گئے ہیں

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۙ ﴿٢٦﴾

مگر جب باغ کو دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھول
گئے ہیں

**But when they saw the (garden), they said: "We have surely lost our way:**

# بَلۡ نَحۡنُ مَحۡرُوۡمُوۡنَ ﴿٢٧﴾

بَلۡ - (نہیں) بلکہ

- بَلۡ : حرفِ اضراب (Retraction particle)
- جو اپنے سے پہلے مذکور چیز کی نفی اور بعد میں آنیوالی چیز کی تائید کے لیئے آتا ہے
- نہیں نہیں ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ............

نَحۡنُ - ہم

مَحۡرُوۡمُوۡنَ - محروم رہ گئے

# اخلاقی عوامل کے اثرات

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی ایک جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں سے ایک آواز سنی کہ فلاں باغ کو پانی لگاؤ

تو پھر ایک بادل ایک طرف چلا اور اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی اور وہاں نالیوں میں سے ایک نالی بھر گئی وہ آدمی برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا اپنے پھاوڑے سے پانی اِدھر اُدھر کر رہا ہے اس آدمی نے باغ والے آدمی سے کہا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے اس نے کہا فلاں اور اس نے وہی نام بتایا کہ جو اس نے بادلوں میں سنا تھا پھر اس باغ والے آدمی نے اس سے کہا تو نے میرا نام کیوں پوچھا ہے اس نے کہا میں نے ان بادلوں میں سے جس سے یہ پانی برسا ہے ایک آواز سنی ہے کہ کوئی تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ اس باغ کو سیراب کر، تم اس باغ میں کیا کرتے ہو اس نے کہا جب تو نے یہ کہا ہے کہ تو سنو میں اس باغ میں پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی صدقہ خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی اس میں سے میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں جبکہ ایک تہائی میں اسی باغ میں لگا دیتا ہو

صحیح مسلم : باب زھد جلد سوم : حدیث نمبر 2972

قَالَ اَوۡسَطُهُمۡ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ لَوۡلَا تُسَبِّحُوۡنَ ﴿۲۸﴾

قَالَ - کہا

اَوۡسَطُهُمۡ - ان میں سے درمیانی آدمی نے ( عقلمند، زیرک، عدل پسند)

- اوسط سے یہاں پر مراد عقل ورائے کے اعتبار سے اوسط ہے۔ (قرطبیؒ وغیرہ)
- وسط : کسی چیز کا درمیانی حصہ۔ عدل وانصاف۔ بہترین (امتِ وسط)

اَلَمۡ - کیا نہیں

اَقُلۡ لَّكُمۡ - کہا تھا میں نے تم سے

لَوۡلَا - کیوں نہیں

تُسَبِّحُوۡنَ - تسبیح کرتے تم

قَالَ اَوۡسَطُهُمۡ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ لَوۡلَا تُسَبِّحُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اُن میں جو سب سے بہتر آدمی تھا اُس نے کہا میں نے تم
سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟

**Said one of them, more just (than the rest): "Did I not say to you, 'Why not glorify (Allah)?**

اُن میں جو سب سے بہتر آدمی تھا اُس نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۲۸﴾

- آیت میں **تسبیح** سے مراد ہے (اگر) انشاء اللہ کہنا ہے. **لو لا تسبحون**۔ تم انشاء اللہ کیوں نہیں کہتے۔ یہاں انشاء اللہ کہنے کو تسبیح قرار دیا ہے اس لئے کہ انشاء اللہ کہنے میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس بات کا اقرار ہوتا ہے کہ اللہ کی مشیت کے بغیر کسی کو کسی بات پر قدرت نہیں ہوتی
- کسی بھی کام کے کرنے کا اعلان کرتے وقت اپنی ذات پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ کی مشیت پر بھروسہ کرنا چاہیئے اللہ کو بھلا کر اس طرح کا دعویٰ کہ یہ کام میں کل کردوں گا اپنے آپ پر اعتماد سے زیادہ غرور و تکبر اور انانیت کا اظہار کرتا ہے

# اِنْ شاءَاللہ کا استعمال

- اِن شاء اللہ (اور ماشاءاللہ) دو ہلکے پھلکے لفظ
- در حقیقت بڑے وزنی، بڑے گہرے اور معانی و حقائق سے لبریز الفاظ
- شعور و احساس کے ساتھ ادا کیئے گئے یہ دو لفظ
  - اندھی مادیت، نفس اور ارادۂ انسانی پر بھروسہ و اعتماد پر کاری ضرب لگاتے ہیں
  - اللہ پر بھروسے اور مشیتِ الٰہی پر ایمان کا مظہر
  - آج کل معاشرے میں ان الفاظ کے استعمال کی کیفیت؟

# اِنْ شاءَاللہ کا استعمال

- آج ان الفاظ کا استعمال انفرادی زندگی کے چھوٹے چھوٹے کاموں، سرسری ملاقاتوں اور تاریخ کے تعین کے لیئے محدود ہو کر رہ گیا ہے !
- حالانکہ یہ اپنی روح اور اثرات میں ان تمام اجتماعی کاموں اور عظیم منصوبوں پر حاوی ہے جو پوری قوم کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں
- وسائل ، اسباب اور تدابیر اس یقین اور ایمان کے ساتھ ہوں کہ فیصلہ کن ، بالاتر اور اول وآخر بہر صورت ارادۂ الٰہی ہے
- اس کے مخاطب ہر زمانے کا معاشرہ، تمام حکومتیں ، ادارے ، جماعتیں اور تحریکیں -

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

قَالُوْا - وہ کہنے لگے

سُبْحٰنَ - پاک ہے

رَبِّنَآ - ہمارا رب

اِنَّا ( اِنَّ نا ) - بے شک ہم

كُنَّا - (ہم ہی) تھے

ظٰلِمِيْنَ - ظالم

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

وہ پکار اٹھے : پاک ہے ہمارا رب ، بے شک ہم ہی
ظالم تھے

**They said: Glorified be our Lord! Lo! we have been wrong-doers.**

محمد اقبال

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

- گرفت میں آنے کے بعد اعتراف و اقرار جرم
- کہا کہ پاک ہے ہمارا رب ہر نقص و عیب سے اور اس سے کہ کوئی انسان اپنی عقل و تدبیر کے بل بوتے پر اس کے قدرت و مشیت پر غالب آسکے
- ہم لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے
- یہ اسی طرح کا اعتراف ہے جس طرح کا اعتراف فرعون نے اس وقت کیا جب وہ اپنی فوجوں سمیت موجوں کی لپیٹ میں آگیا
- اس وقت اپنے جرم و قصور کے اعتراف و اقرار سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ Its too late then